جامعة المصطفى العالمية
Al-Mustafa International University

ولایت فقیہ

امام خمینیؒ کی نظر میں

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر یعقوب علی برجی

نمایندگی جامعۃ المصطفی العالمیہ - ہندوستان

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم الله الرحمن الرحیم

Presented By: https://jafrilibrary.com

جامعة المصطفى العالمية

Al-Mustafa International University

ولایت فقیہ امام خمینیؒ کی نظر میں

حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر یعقوب علی برجی

ترجمہ : حجۃ الاسلام والمسلمین جنان اصغر مولایی

Presented By: https://jafrilibrary.com

ولایت فقیہ امام خمینیؒ کی نظر میں

ڈاکٹر یعقوب علی برجی

اسلامی انقلاب کے عظیم معمار امام خمینی (قدس سرہ) اولین فقیہ ہیں کہ جنہوں نے حضرت امام عصر (عج) کے زمانہ غیبت میں نظریاتی میدان میں ولایت فقیہ کی ایک جامع اور جدید تشریح و توضیح پیش کی اور محققانہ اور مفصل طور پر کئی مراحل میں اسلامی حکومت کے مختلف پہلوؤں کو بھی اجاگر کیا اور در حقیقت نظام مملکت وحکومت کی کیفیت کے بارے میں شیعیت کا نظریہ بیان کیا اور پہلی بار نظریہ ولایت فقیہ پر استوار اسلامی نظام حکومت کو ایران میں قائم بھی کیا اور اس مظلوم نظریہ کو جو کہ کتابوں کے اوراق کے اندر مقید تھا، سماج اور معاشرتی زندگی تک لائے اور دنیا کو اس کی عظمت وقدرت سے روشناس کرایا۔

ولایت فقیہ کے بارے میں امام خمینی (قدس سرہ) کے نظریہ کی وضاحت اور اس مسئلے میں ان کے نظریہ کے ثبات یا تغییر و تحول کا جائزہ ہی اس مقالہ کا بنیادی مقصد ہے۔

اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد بہت سے مقالات اور مختلف کتابیں اسی موضوع "مسئلہ ولایت فقیہ امام خمینی (قدس سرہ) کی نگاہ میں" اور اس کے ثبات و تغیر کے بارے میں لکھی گئیں اور مختلف نظریات پیش کئے گئے ہیں اور کہیں امام خمینی کے نظریہ سے متضاد نظریات بھی پیش کئے گئے۔ بعض لوگ امام خمینی (قدس سرہ) کے نظریہ میں تغییر و تحول اور بعض اس کے ثبات کے قائل ہیں۔ ثبات کے قائل افراد میں کچھ لوگ امام خمینیؒ کا قطعی نظریہ فقیہ کی ولایت کو قرار دیتے ہیں اور کچھ لوگ فقیہ کی نظارت کو ان کا ثابت نظریہ قرار دیتے ہیں۔ اور دونوں نے اپنے نظریہ کو ثابت کرنے کیلئے امام خمینی (قدس سرہ) کے بعض بیانات سے استدلال کیا ہے۔ ہم چونکہ اس مقالہ میں حقیقت تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا بغیر کسی پیشگی فیصلے کے پہلے امام خمینی (قدس سرہ) کے نظریات کو ان کی کتابوں کشف الاسرار، الرسائل، تحریر الوسیلہ، کتاب البیع، ولایت فقیہ اور پیغامات، تقاریر، انٹرویوز کو صحیفہ نور سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

تاریخی ترتیب سے پیش کرتے ہیں اور آخر میں نتیجہ تک پہنچیں گے۔ ولایت فقیہ کے بارے میں امام خمینی (قدس سرہ) کے نظریات کو دو حصوں میں بیان کرتے ہیں:

ا۔ اسلامی انقلاب کی کامیابی سے پہلے ولایت فقیہ کی وضاحت

امام خمینی (قدس سرہ) نے ولایت فقیہ کی اسلامی حکومت کے بارے میں اپنا نظریہ سب سے پہلے اپنی کتاب کشف الاسرار میں بیان کیا ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں پہلے عقلی دلیل سے انسانی معاشرے میں حکومت اور قانون کی ضرورت کو ثابت کیا ہے اور پھر مستقل اور غیر مستقل عقلی دلیل اور سیرت پیغمبر اکرم ﷺ اور سیرت امیر المومنین علیہ السلام سے ہر زمان و مکان میں اسلامی حکومت کی تشکیل کا نتیجہ اخذ کیا ہے۔ مستقل عقلی دلیل میں اللہ کی حاکمیت پر انحصار کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ حکومت کے مسئلہ میں لوگوں کو کسی ذمہ داری کے بغیر چھوڑ دینا اللہ کی حکمت کے منافی ہے۔ اور غیر مستقل عقلی دلیل میں اسلامی قوانین کی ماہئیت اور اسلامی قوانین پر حکمفرما عمومی روح سے استناد کیا ہے۔ ہر زمان و مکان میں اسلامی حکومت کی تشکیل کی ضرورت کو ثابت کرنے کے بعد اس بات کے پیش نظر کہ کسی حکومت کا بغیر حاکم و والی کے ہونا ممکن نہیں ہے، پیغمبر ﷺ اور آئمہ معصومین علیہم السلام کے زمانہ حضور میں انہیں والی و حاکم قرار دیا ہے اور غیبت کے دور میں چار روایتیں پیش کرتے صرف فقط فقیہ عادل کیلئے حق حکومت کے قائل ہوئے ہیں اور معین اور شرعی حاکم، عادل فقیہ کو قرار دیا ہے۔

امام خمینی (قدس سرہ) نے اپنی کتاب الرسائل میں انقلاب سے پہلے کے اسی دور میں، اسلامی حکومت کی تشکیل کی ضرورت کو ثابت کرنے کے بعد دین مبین اسلام کی جامعیت کے مد نظر حکم عقل کے مطابق فقیہ کو اسلامی حکومت کی سربراہی کیلئے قدر متیقن قرار دیا ہے اور اس حکم عقلی کی تائید میں روایات کو بیان کیا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام خمینی (قدس سرہ) اپنی کتاب تحریر الوسیلہ میں جو کہ چودہ سالہ جلاوطنی کے دوران ترکی میں لکھی گئی ہے اور در حقیقت امام خمینی کا رسالہء عملیہ ہے، مختلف سیاسی مسائل کے احکام کو اس کتاب میں فقہی زبان کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ "شرائط نماز جمعہ" کی بحث میں اسلام کو پوری صراحت کے ساتھ "دین سیاست" قرار دیتے ہوئے پرزور انداز میں تاکید کرتے ہیں کہ جو شخص بھی یہ کہے کہ دین اور سیاست الگ الگ ہیں اس نے دین اور سیاست کو سمجھا ہی نہیں ہے۔ ااور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بحث میں جامع الشرائط فقہا کو حضرت ولی عصر (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے عام نائبین قرار دیتے ہیں کہ سیاسیات کے نفاذ کرنے (حدود و تعزیرات) میں جو اختیارات امام (عج) کے ہیں ابتدائی جہاد کے علاوہ سب میں امام (عج) کے جانشین ہیں۔

لیکن کتاب البیع جو کہ اس دور میں امام خمینی (قدس سرہ) کے اہم ترین فقہی آثار میں سے ہے، جس میں فقہی مباحث کو فنی اور اجتہادی انداز میں پیش کیا ہے، ولایت فقیہ کے مسئلہ میں امام خمینیؒ کے انداز فکر کو پوری طرح واضح کرتی ہے۔ امام خمینیؒ اس جاودانی علمی کتاب میں پہلے مرحلے میں ہر زمان و مکان میں اسلامی حکومت کی ضرورت کی بحث پیش کرتے ہیں اور اس بات کے مد نظر کہ احکام اسلام، اسلامی معاشرے کے تمام امور و معاملات پر محیط ہیں اور ان کے رائج اور لاگو کرنے کا اعتبار عصر غیبت میں بھی باقی ہے، اسلامی حکومت کی تشکیل کی ضرورت پر استدلال کرتے ہیں اور پھر پانچ روایتیں حکم عقل کی تائید میں نقل کرتے ہیں اور اسکے بعد اسلامی حکومت کی ماہیئت کو کہ جو لوگوں پر اللہ کے قانون کی حاکمیت ہے، دو صفتوں "فقیہ ہونے" اور "عادل ہونے" اسلامی حاکم کیلئے ضروری سمجھتے ہیں اور اس طریقے سے عادل ولایت فقیہ کو فقہ کے لازمی، بے چون وچرا اور واضح مسائل میں سے قرار دیتے ہیں۔ پھر ولایت فقیہ سے متعلق روایات نقل کرتے ہوئے ان کا تجزیہ پیش کرتے ہیں اور بعض فقہاء کے برخلاف کہ جنھوں نے ولایت فقیہ کی روایات کے اطلاق و ظہور میں خدشہ وارد کیا ہے آپ اس بات کے پیش نظر کہ اسلام کی کلی روح کو ادارات اور حکومتی سسٹم اپنے تمام حالات ومسائل کو مانتے ہیں لہٰذا ان تعبیرات سے جو فقہا کیلئے روایات میں وارد ہوئی

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہیں جیسے "محکم قلعہ"، "پیغمبر (ص) کے جانشین"، "پیغمبر (ص) کے امانتدار"، "امام کی طرف سے حجت وحاکم"، وارثان پیغمبر (ص) وغیرہ سے وسیع تر نتیجہ اخذ کرتے ہیں اور روایات کے مفہوم کو حکومتی امور تک آگے بڑھاتے ہیں۔ اس مختصر وضاحت کے بعد اس عظیم فقیہ کے باقی علمی آثار کا بھی جائزہ لینگے۔

امام خمینی (قدس سرہ) اسلامی حکومت کی تشکیل کی ضرورت کے بارے میں اپنی کتاب کشف الاسرار میں لکھتے ہیں: عقل کے واضح احکام میں سے، کہ جس کا کوئی بھی کبھی انکار نہیں کرسکتا یہ ہے کہ انسانوں کے درمیان قانون اور حکومت کا ہونا ضروری ہے۔ انسانی گھرانا بنیادی طور پر تنظیم، سسٹم، ولایت اور حکومت کا ضرور تمند ہے۔

۱-۱۔حکومت بنانے کی ضرورت

امام خمینی (قدس سرہ) حکومت تشکیل دینے کی ضرورت کے بارے میں اپنی کتاب "کشف الاسرار" میں لکھتے ہیں: عقل کے واضح ترین اصول میں سے، کہ جس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا یہ ہے کہ انسانوں کے درمیان قانون اور حکومت ضروری ہے اور انسانی معاشرہ قانون، تنظیم، ولایت اور حکومتوں کا ضرور تمند ہے۔ ۲

۱-۲۔اسلامی حکومت بنانے کی ضرورت

امام خمینی (قدس سرہ) حکومت کی ضرورت کی اصل کو ثابت کرنے اور یہ ثابت کرنے کے بعد کہ موجودہ حکومتیں ظالمانہ ہیں اور جو قوانین وہ بناتی بھی ہیں تو وہ عوامی مفادات کے منافی ہیں، اسلامی حکومت تشکیل دینے کی ضرورت کو بیان کرتے ہیں اور اپنی کتاب "کشف الاسرار" میں مستقل عقلی دلیل اور غیر مستقل عقلی دلیل اور سیرت پیغمبر اکرم (ص) وسیرت امیر المومنین (ع) کے ذریعہ اسلامی حکومت کی تشکیل کی ضرورت کو ثابت کرتے ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

مستقل عقلی دلیل:

امام خمینی (قدس سرہ) نے کتاب " کشف الاسرار " میں اسلامی حکومت کی ضرورت پر مستقل عقلی دلیل سے استدلال کیا ہے؛

" کیا وہ خدا کہ جس نے اس کائنات کو اس حیرت انگیز نظم و ترتیب سے حکمت اور مخلوقات کی مصلحت کی بناء پر خلق کیا اور خود انسان کو جانتا ہو کہ کتنا عجیب ہے جن میں ہر کوئی ساری دنیا پر حکمرانی کرنا چاہتا ہے اور کوئی بھی اپنے دسترخوان (حصہ) سے روٹی نہیں کھانا چاہتا بلکہ ہر کسی کی طینت دوسروں پر ظلم و تعدی اور جارحیت کرنا ہے تو کیا ممکن ہے کہ ان انسانوں کو بغیر ذمہ داری کے چھوڑ دے اور خود ان کے بیچ ایک عادلانہ حکومت نہ بنائے لہٰذا ایک ایسا کام جو خود حکم عقل کے دائرے سے باہر ہے اس کی نسبت خالق کائنات کی طرف ہرگز نہیں دی جاسکتی کہ جس کا ہر کام محکم عقلی بنیادوں پر استوار ہے۔ پس بہر حال اسے حکومت بنانے اور اپنی مملکتوں میں جاری قوانین وضع کرنے کا ذمہ دار ہونا چاہئے اور اس کے سارے قوانین کو عدل اور نظام و حقوق کی پاسداری کی بنیاد پر استوار ہونا چاہئے "۔ ۳

غیر مستقل عقلی دلیل:

امام خمینی (قدس سرہ) اس مدعا کو ثابت کرنے کیلئے قوانین شریعت کی ماہیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ ثابت کرتے ہیں کہ اسلامی قوانین اس طرح کے ہیں کہ جن کا جائزہ لینے والا ہر منصف مزاج شخص اس اعتراف پر مجبور ہے کہ انہیں حکومت چلانے کیلئے بنایا گیا ہے اور درحقیقت قوانین شریعت اور حکومت پر اگر نظر ڈالی جائے تو عقل ان دونوں کے درمیان لازم و ملزوم ہونے کا حکم لگاتی ہے اور اس دلیل کو غیر مستقل عقلی دلیل کہتے ہیں۔

" یہ قانون جو عمومی پہلوؤں سے دنیا کے تمام ممالک سے لیکر لوگوں کا گھریلو خصوصیات تک اور تمام انسانوں کیلئے سماجی و معاشرتی زندگی سے لیکر ان کی انفرادی زندگی کہ جو غاروں میں بھی بسر کر رہا ہو اور رحم مادر میں انسان کے نطفہ کے استقرار سے لیکر اس کے تنگ و تاریک

Presented By: https://jafrilibrary.com

قبر میں جانے تک ہزاروں قانون پیش کرتا ہے یہی دین خدا یعنی دین مبین اسلام ہے (ان الدین عند اللہ الاسلام) اس کے بعد ہم واضح دلیل کے ساتھ بیان کریں گے کہ قانون اسلام حکومت بنانے کے طریقے، مالیاتی قوانین کی تشکیل اور قانونی اور عدالتی نظام اور جو کچھ بھی نظام مملکت سے متعلق قوانین ہیں افواج سے لیکر دفاتر کی تشکیل تک ہر چیز کیلئے احکام بیان کرتا ہے اور کوئی بھی پہلو خالی نہیں چھوڑا ہے۔ ۴

ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں :

دینی حکومت، مملکت اور زندگی کے نظم و انتظام کیلئے آیا ہے۔ ۵

سیرت پیغمبر (ص) اور سیرت امام علی (ع)

اس سلسلے میں لکھتے ہیں: آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ دین نے حکومت کے فرائض کا تعین نہیں کیا ہے، اگر نہ کیا ہوتا تو پیغمبر اکرم (ص) نے کیسے حکومت قائم کی اور آپ کے بقول نصف صدی میں آدھی دنیا پر محیط ہو گئی۔ تو وہ نظام دین کے خلاف تھا یا دین کے حکم کے مطابق تھا۔ اگر برخلاف تھا تو کس طرح پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے دین کے خلاف عمل کیا!

حکومت کی بنیاد پارلیمنٹ، عدالت، انتظامیہ اور قومی خزانہ پر استوار ہوتی ہے سلطنت کی توسیع و ترقی کیلئے جہاد اور ملکی سالمیت اور دشمنوں کے حملوں سے تحفظ کیلئے دفاع پر ہوتی ہے اور ان سب کا بیان قرآن کریم اور احادیث میں موجود ہے۔ قرآن کریم کتاب قانون ہونے کے ساتھ ساتھ اسے عملی بنانے کیلئے بھی کوشاں ہے جس میں مالیات اور ملکی معیشت کیلئے بہترین طریقے معین کئے ہیں جنہیں ہم آگے بیان کریں گے۔ مملکت کی توسیع اور ملکی سالمیت کے تحفظ کیلئے بھی فرائض معین کئے ہیں۔ ٦

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب الرسائل میں بھی دین اسلام کی جامعیت وہمہ گیری کے ذریعہ کہ جو غیر مستقل عقلی دلیل ہے، اسلامی حکومت کی تشکیل کو ثابت کرتے ہیں۔ ۷

لیکن کتاب البیع میں کہ جو امام خمینیؒ کی سب سے وسیع تر اور اہم ترین سیاسی اور فقہی کتاب ہے، اسلامی حکومت کے قیام کی ضرورت کے بارے میں مفصل بحث پیش کرتے ہیں۔ امام خمینیؒ اس گرانقدر کتاب میں دین اسلام کی جامعیت اور تمام عبادی، اقتصادی، سیاسی، سماجی و۔۔۔ امور میں اس کی ہمہ گیری کو بیان کرتے ہوئے نتیجہ پیش کرتے ہیں کہ ہر انصاف پسند شخص جو اسلامی قوانین شریعت کا مطالعہ کرے وہ اس یقین تک پہنچ سکتا ہے کہ یہ قوانین حکومت کے قیام اور اس کے نظم و نسق کیلئے بنائے گئے ہیں اور پھر عقلی و نقلی دلیلوں سے عصر غیبت میں اسلامی حکومت کے قیام کی ضرورت کو بیان کرتے ہیں:

عقلی دلائل

حضرت امام خمینی (رہ) پہلے غیر مستقل عقلی دلیل پیش کرتے ہیں، انہوں غیر مستقل عقلی دلیل قائم کی ہے وہ دو اصولوں پر استوار ہے:

۱۔ اسلامی احکام عبادی اور اخلاقی احکام میں منحصر نہیں ہیں بلکہ شرع مقدس نے اسلامی معاشرے کے تمام امور جیسے اقتصادیات، عدالتی نظام اور سماجیات کی تنظیم کیلئے قوانین مرتب کئے ہیں۔

۲۔ اسلامی احکام (عبادی، سیاسی، اقتصادی و۔۔۔) منسوخ نہیں ہوئے ہیں اور تا قیامت ان کی حیثیت و اعتبار قائم ہے اور ہر دور میں ان کا لاگو ہونا ضروری ہے اور امام زمانہ (عج) کی غیبت سے احکام شریعت معطل نہیں ہو جاتے۔

لہٰذا ہر دور اور ہر زمانے میں اسلامی احکام کے نفاذ اور نظام میں خرابی اور افراتفری کا ماحول پیدا ہونے سے روکنے کیلئے اسلامی حکومت کا قیام لازم وضروری ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت امام خمینی (رہ) اوپر بیان شدہ غیر مستقل عقلی دلیل قائم کرنے کے بعد، دو الفاظ "مع" اور "مضافاً" کے ذریعہ مستقل عقلی دلیل کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" معاشرے کے نظام کا تحفظ چونکہ مؤکد واجبات میں سے ہے اور امورِ مسلمین میں خلل پیدا کرنا شریعت کی نگاہ میں مبغوض اور ناپسندیدہ ہے اور حکم عقل کے مطابق معاشرے کے نظام میں خلل اور افراتفری کو روکنا حکومت کے قیام اور بغیر حاکم و والی کے تعین کے ممکن نہیں ہے۔ اس کے علاوہ حملہ آور دشمنوں کے حملوں سے مملکت اسلامی کی سرحدوں کا تحفظ بھی عقلاً اور شرعاً واجب ہے اور حکومت قائم کئے بغیر یہ ممکن نہیں ہے"۔۸

اسلامی حکومت کے قیام پر نقلی دلائل

امام خمینی (رہ) کتاب البیع میں ہر دور میں اسلامی حکومت کے قیام کی ضرورت پر پانچ روایتیں نقل کرتے ہیں۔

پہلی اور دوسری روایت کا مضمون یہ ہے کہ دین کامل اور جامع ہے اور اس میں انسانوں کی تمام ضرورتوں کا جواب موجود ہے۔ انسانی معاشروں کی ایک ضرورت حکومت ہے اور شریعت اس سے غافل نہیں ہو سکتی۔ پہلی روایت مزارم کی ہے جو امام صادق (ع) سے نقل کرتے ہیں کہ آپ (ع) نے فرمایا: "خداوند تبارک وتعالیٰ نے قرآن میں ہر چیز کو واضح بیان کر دیا ہے۔ خدا کی قسم اللہ نے بندوں کی کسی بھی ضرورت کو نہیں چھوڑا ہے کہ جس کے بارے میں کوئی حکم نازل نہ کیا ہو"۔۹

دوسری روایت کو محمد ابن مسلم امام صادق(ع) سے اور آپ (ع) حضرت امیرالمومنین(ع) سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت (ع) نے فرمایا: " تمام حمد وثنا اس پروردگار سے مخصوص ہے کہ جس نے وہ سب کچھ جس کی امت کو ضرورت ہے بیان کر دیا ہے"۔۱۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

تیسری روایت علل الشرائع میں فضل ابن شاذان امام رضا (علیہ السلام) سے نقل کرتے ہیں۔ روایت کی سند کو امام خمینیؒ نے حسن قرار دیا ہے اس روایت میں امام رضا (ع) تین دلیلوں سے اسلامی حکومت کے قیام اور امام کے وجود کی ضرورت کو ثابت کرتے ہیں:

۱۔ قوانین شریعت کے نفاذ اور ظلم و تعدی کو روکنے کی ضرورت کے اعتبار سے۔

۲۔ اس مسئلے کے اعتبار سے ہر قوم کی حیات حکومت کے وجود اور رہبر سے وابستگی میں ہے۔

۳۔ اس اعتبار سے کہ اصول و فروع دین کا تحفظ امام اور حکومت کے وجود سے وابستہ ہے۔۱۱

اسی طرح امام خمینی (رہ) نے امام علی (ع) کے اس جملے سے جس میں آپ (ع) فرماتے ہیں: "**والامامة نظاماً للامة** "۱۲اور حضرت صدیقہ طاہرہ (س) کے مشہور خطبہ میں اس جملہ سے جس میں آپ (س) فرماتی ہیں: **الطاعة نظاماً للملة والامامة اماناً من الفرقة**"۱۳ تمسک کیا ہے۔

۱۔۳۔ اسلامی حکومت کے جواز کی بنیاد

اب جب یہ ثابت ہو گیا کہ ہر موقع اور جگہ پر اسلامی حکومت کا قائم ہونا ضروری و لازمی ہے، یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس بات کے مد نظر کہ کسی بھی حکومت کا بغیر والی و حاکم کے چلانا ممکن نہیں ہے، اسلامی نظام میں حکومت کا حق کسے حاصل ہے؟ کیا کوئی بھی حاکم اسلام کے نام پر اسلامی حکومت کا سربراہ بن سکتا ہے یا یہ کہ کسی خاص گروہ یا شخص کو یہ حق حاصل ہے؟ اور بالآخر اگر کسی خاص طبقہ کو یہ حق حاصل ہے تو انہیں یہ حق کہاں سے حاصل ہوا؟

امام خمینی (رہ) کشف الاسرار میں ان سوالات کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

"اللہ کے سوا کسی کو بھی کسی پر حکومت کا حق نہیں ہے اور قانون سازی کا بھی حق نہیں ہے اور حکمِ عقل کے مطابق اللہ کو خود لوگوں کیلئے حکومت بنانا چاہئے اور قانون بھی معین کرنا چاہئے۔ لہٰذا قانون وہی قانون اسلام ہے جسے اللہ نے بنایا ہے اور اسکے بعد ہم ثابت کریں گے

Presented By: https://jafrilibrary.com

کہ یہ قانون سب کیلئے ہے اور ہمیشہ کیلئے ہے۔ حکومت پیغمبر اور امام کے زمانے میں انہیں کا حق ہے کیونکہ خداوند متعال نے نص قرآنی کے ذریعہ ان کی اطاعت کو تمام انسانوں پر واجب ولازم قرار دیا ہے"۔ ۱۴

اس عبارت میں مسئلہ ولایت میں "اصل اولی" اور پیغمبر (ص) اور امام (ع) کے اس اصل سے خارج ہونے کی طرف اسی اصل کے تحت اشارہ کیا گیا ہے اور ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

اللہ کی دی ہوئی عقل کا فیصلہ یہی ہے کہ حکومت کا قیام اس طرح کہ لوگوں پر حکم عقل کے مطابق لازم ہو، اتباع اور پیروی واطاعت اسی کی جائز اور مناسب ہے کہ جو لوگوں کی ہر چیز کا مالک ہو اور ان میں جس طرح کا تصرف بھی کرے اپنے مال میں تصرف قرار پائے۔ اور ایسی ذات جس کی ولایت کا تصرف تمام انسانوں کے درمیان حکم عقل وخرد کے مطابق نافذ اور صحیح ہے خداوند عالم ہے کہ جو تمام موجودات کا مالک اور زمین وآسمان کا خالق ہے۔ للہذا جو حکم بھی جاری کرے تو یہ حکم اپنی مملکت میں جاری کرنے اور جو بھی تصرف کرے اپنی املاک میں تصرف کرنے کے مترادف ہے اور اگر خدا کسی کو حکومت دے اور اس کے حکم کو انبیاء کے ذریعہ لازم الاطاعۃ قرار دے تو انسان پر واجب ہے کہ اس کی اطاعت کرے اور اللہ کے حکم کے علاوہ یا اس کے کہ جسے خدا نے معین کیا ہے کسی کے بھی حکم کو نہ ماننے اور ماننے کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے۔

کتاب الرسائل اور کتاب البیع میں بھی اس بات کی وضاحت کے بعد کہ اصل حکومت صرف اللہ کی ہے اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ غیر اللہ کے بارے میں اصل یہی ہے کہ اس کی حاکمیت نافذ نہیں ہے اور کسی کو بھی دوسرے پر حق حاکمیت وولایت حاصل نہیں ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی کے حکم یا ولایت کے نافذ ہونے کیلئے اللہ کی طرف سے اذن اور تعیین کا ہونا ضروری ہے۔ اور یہ اذن اور اجازت اللہ کی طرف پیغمبر گرامی اور آئمہ معصومین (علیہم السلام) کو حاصل ہے۔ ۱۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

۱-۴- ولایت فقیہ

امام خمینیؒ کی نظر میں اسلامی حکومت کا ہونا ضروری ہے اور خداوند متعال نے پیغمبر (ص) اور آئمہ معصومین (ع) کے زمانہ حضور میں اس ذمہ داری کو انہیں کے دوش مبارک پر رکھا ہے اور امام زمانہ (عج) کے زمانہ غیبت کبریٰ میں یہ سوال پیش آتا ہے کہ اس دور میں ولایت اور حکومت کا کیا حکم ہے اور اس دور میں حاکم کون ہوگا اور اس کا تعین کیسے ہو؟

امام خمینیؒ نے کتاب کشف الاسرار میں پہلی بار دلیل قائم کی ہے کہ عصر غیبت میں صرف عادل فقیہ کو ہی حکومت کا حق حاصل ہے، وہ اس مؤلف کے جواب میں کہ جس نے لکھا ہے کہ "فقہی قوانین کے اعتبار سے اس دعویٰ پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ حکومت عادل فقیہ کا حق ہے" لکھتے ہیں: "فقہی قوانین زیادہ تر روایات اور احادیث آئمہ معصومین (ع) ہیں اور وہ بھی رسول اللہ (ص) سے متصل ہیں اور آپ (ص) وحی الٰہی سے متصل ہیں"۔۱۸

ولایت فقیہ کے اثبات میں چار روایا نقل کرتے ہیں کہ جنہیں ہم بعد میں نقل کریں گے اور اس سلسلہ میں کتاب الرسائل میں موجود بحث پر بھی نظر ڈالیں گے۔

اور کتاب الرسائل میں ولایت فقیہ کے اثبات کے بعد نقل کرتے ہیں انہیں بھی ہم بعد میں بیان کریں گے۔

کتاب الرسائل میں عصر غیبت میں اسلامی حکومت کے قیام کی ضرورت کو ثابت کرنے کے بعد بیان کرتے ہیں کہ حق حکومت اور ولایت کیلئے قدر متیقن شخصیت فقیہ کی ہے۔۱۹

تحریر الوسیلہ میں اسلام کو دین سیاست قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جو بھی دین اور سیاست میں جدائی کا قائل ہو اس نے نہ دین کو پہچانا ہے اور نہ ہی سیاست کو؛ "جو بھی اسلام کے حکومتی، سیاسی، معاشرتی اور اقتصادی احکام میں ذرا بھی غور و فکر کرے وہ سمجھ سکتا ہے کہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

اسلام ہر اعتبار سے دینِ سیاست ہے۔ جو یہ گمان کرتا ہے کہ دین سیاست سے جدا ہے وہ ایک ایسا جاہل ہے جس نے نہ دین کو سمجھا ہے اور نہ ہی سیاست کو"۔۲۰

اور کتاب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں لکھتے ہیں:

ولی امر اور سلطان عصر امام زمانہ (عج) کی غیبت کے دور میں ان کے عام نائبین کہ جو فتویٰ اور قضاوت میں جامع الشرائط فقہاء ہیں، سیاست کے نفاذ (حدود و تعزیرات) میں اور ان تمام ذمہ داریوں میں جو امام (ع) کی ہیں سوائے جہاد ابتدائی کے، سب میں وہ امام (ع) کے نائب ہیں"۔۲۱

کتاب البیع میں اسلامی حکومت کے حاکم کے سلسلے میں صراحت کے ساتھ اظہار خیال کرتے ہیں اور اس اعتقاد کے اظہار کے ساتھ کہ اگرچہ زمانہ غیبت میں اسلامی حکومت کی باگ ڈور سنبھالنے کیلئے کسی خاص شخص کو معین نہیں کیا گیا ہے لیکن اسلامی حکومت چونکہ در حقیقت قانون الٰہیہ کی حکومت ہے۔لہٰذا والی و حاکم اسلامی میں دو صفات کا ہونا ضروری ہے۔ایک قانون کا علم اور دوسرے عدالت اور یہ دو شرطیں فتویٰ کیلئے جامع الشرائط فقیہ میں جمع ہیں اور پھر لکھتے ہیں:

"حکومت و سیاست کے سلسلے میں جو بھی اختیارات رسول (ص) اور آئمہ (ع) کیلئے ثابت ہیں، فقیہ عادل کیلئے بھی ثابت ہیں اور یہ بات معقول نہیں ہے کہ اس سلسلے (اختیارات) میں پیغمبر (ص) آئمہ (ع) اور فقیہ میں کوئی فرق ہو۔کیونکہ جو بھی والی ہے وہ احکام کو نفاذ کرنے والا ہے (اور احکام کو نافذ کرنے میں یکساں اختیارات رکھتا ہے)"۔۲۲

ولایت فقیہ پر عقلی و نقلی دلائل بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "گذشتہ بحثوں کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ تمام اختیارات و وظائف جو اس اعتبار سے کہ امت کی رہبری کے ذمہ دار ہیں آئمہ (ع) کیلئے ثابت ہیں، فقیہ کیلئے بھی ثابت ہیں مگر یہ کہ کوئی دلیل اس بات پر دلالت کرے کہ یہ امر امام معصوم (ع) سے مخصوص ہے"۔۲۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

یہ بھی لکھتے ہیں:

ہر وہ اختیار اور فریضہ جو پیغمبر (ص) اور امام (ع) کیلئے اس اعتبار سے ثابت ہے کہ وہ والی اور حاکم ہیں، فقیہ کیلئے بھی ثابت ہے لیکن جس کا تعلق معاشرے کی قیادت و رہبری سے نہیں ہے اور پیغمبر (ص) و امام (ع) کے لئے ثابت ہے، فقیہ کیلئے ثابت نہیں ہے"۔ ۲۴

یہ بھی لکھتے ہیں:

"اسی بنیاد پر عصر غیبت میں فقیہ ہر اس چیز کا ولی امر ہے جس کے ولی امر امام معصوم (ع) ہیں"۔ ۲۵

یہ بھی لکھتے ہیں:

" اس ساری گفتگو کا نتیجہ یہ ہے کہ جو کچھ امام معصوم (ع) کیلئے ثابت ہے وہ فقیہ کیلئے بھی ثابت ہے مگر یہ کہ اس بات پر کوئی دلیل ہو کہ جو کچھ امام کیلئے ثابت ہے وہ ان کی ولایت اور سلطنت کے اعتبار سے نہیں ہے"۔ ۲۶

الف: ولایت فقیہ کی عقلی ضرورت اور بدیہی ہونا

امام خمینی (رہ) نے فقیہ کی ولایت مطلقہ کے اثبات کیلئے ایک مکمل جدید روش کو اختیار کیا ہے اس روش میں امام خمینی کچھ نا قابل تردید، واضح اور مسلّم مطالب کو ولایت فقیہ کے قوانین کے عنوان سے پیش کرتے ہوئے نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ غیبت کبریٰ کے دور میں معاشرے کا نظام چلانے کے سلسلے میں پیغمبر (ص) اور آئمہ اطہار (ع) کے اختیارات جیسے اختیارات کے ساتھ، اسلامی معاشرے کی حاکمیت اور رہبری کی ذمہ داری، فقیہ جامع الشرائط کے پاس ہونی چاہئے۔ وہ واضح قانون جو امام خمینی (رہ) نے بیان کئے ہیں وہی اصول ہیں کہ جنہیں ہم نے امام خمینی (رہ) کے نظریہ کو بیان کرتے ہوئے شروع سے ترتیب وار ذکر کیا ہے۔

ا۔ حکومت کے قیام کی ضرورت

Presented By: https://jafrilibrary.com

۲۔ ہر زمانے میں اسلامی حکومت کے قیام کی ضرورت، حتیٰ کہ غیبت کبریٰ کے دور میں بھی، یہ اصل دین اسلام کی جامعیت، اسلامی احکام کی ماہیت اور سیرت وسنت رسول اکرم (ص) و امام علی (ع) کو دیکھتے ہوئے حکم عقلی کے مسلمات میں سے ہے۔

۳۔ معاشرے میں حکومت ورہبری کی ضرورت کے اثبات کے بعد کہ جس میں عقلی اعتبار سے کسی بھی شبہ اور اعتراض کی گنجائش نہیں ہے اور امام معصوم (ع) کے نہ ہونے کی صورت میں عقل کے واضح اور روشن حکم کے مطابق ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ خداوند متعال، پیغمبر اکرم (ص) اور امام معصوم (ع) جس کی حاکمیت سے راضی ہیں وہ فقیہ جامع الشرائط ہے اور یہ مسئلہ عقلی مسلمات اور بدیہیات میں سے ہے جس پر کسی استدلال کی ضرورت نہیں ہے۔

امام خمینی (رہ) کتاب البیع میں مذکورہ بالا قانون کو بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے وہ عقلی واضحات میں سے ہے۔ عدل وانصاف، تعلیم وتربیت، ظلم کے خاتمہ، سرحدوں کے تحفظ اور دشمنوں کے حملہ وجارحیت کی روک تھام کیلئے حکومت کا لازمی ہونا واضح ترین عقلی احکام میں سے ہے۔ کسی زمانے کے دوسرے زمانے سے یا کسی سرزمین کے دوسری سرزمین سے کسی فرق کے بغیر۔ ان سب کے ساتھ شرعی دلیل بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے"۔ ۲۷

اسی بحث میں آگے تصریح کرتے ہیں:

"پس ولایت فقیہ۔ اس مسئلے کے تمام جہات کو دیکھتے ہوئے۔ کوئی ایسا نظریاتی مسئلہ نہیں ہے جو برہان کا محتاج ہو، ان سب کے ساتھ روایات بھی ہیں جو اس وسیع مطلب پر دلالت کرتی ہیں جن میں سے کچھ کو ہم بیان کریں گے"۔ ۲۸

اپنی کتاب "ولایت فقیہ" کی ابتداء میں لکھتے ہیں:

Presented By: https://jafrilibrary.com

" ولایت فقیہ ان موضوعات میں سے ہے جن کا تصور ہی ان کی تصدیق کا موجب بنتا ہے اور دلیل و برہان کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لحاظ سے کہ جو شخص اسلامی عقائد اور احکام کو اجمالی طور پر بھی جانتا ہو، جب ولایت فقیہ کے مسئلہ تک پہنچے گا اور اس کا تصور کرے گا تو فوراً اس کی تصدیق کرے گا اور اسے ضروری و بدیہی تسلیم کرے گا"۔ ۲۹

امام خمینی (رہ) نے اوپر کی گفتگو میں صراحت کی ہے کہ ولایت فقیہ "واضحات عقلی" اور "واضح ترین احکام عقول" میں سے "برہان سے بے نیاز" اور "ضروری و بدیہی" امر ہے۔ اس کے باوجود اس دور میں بعض محققین نے اس گفتگو میں ایسا قرینہ تلاش کیا ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام خمینی (رہ) کا مقصد ولایت فقیہ کا عقلی طور پر بدیہی ہونا نہیں ہے۔

خوش قسمتی سے امام خمینی (رہ) کی اس عبارت میں ایک ایسا قرینہ ہے جس سے یہ مشخص ہو جاتا ہے کہ امام خمینی (رہ) کا مقصود ولایت فقیہ کا عقلی طور پر بدیہی ہونا نہیں ہے بلکہ زیادہ سے زیادہ اس کا شرعاً ضروری و لازمی ہونا ہے۔ اس معنٰی میں کہ " جو شخص اسلامی عقائد اور احکام کو اجمالی طور پر بھی جانتا ہو، جب ولایت فقیہ کے مسئلہ تک پہنچے گا اور اس کا تصور کرے گا تو فوراً اس کی تصدیق کرے گا اور اسے ضروری و بدیہی تسلیم کرے گا" پس یہ تصدیق دو باتوں پر متوقف ہے: ایک اسلامی عقائد و احکام کا جاننا اور دوسرا اس مسئلہ کے تمام جہات کا تصور اور اب جب پہلی بات بدیہی نہیں ہے بلکہ اس میں سے کچھ عقلی بھی نہیں ہے اور نتیجہ کے لحاظ سے دوسرے مقدمے کا تابع ہے، تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مذکورہ عبارت کی روشنی میں ولایت فقیہ عقلی بدیہیات میں سے نہیں ہے چہ جائے کہ بدیہی اولی کہا جائے۔۔۔ " اور اس کے نظری ہونے (ولایت فقیہ کے بدیہی نہ ہونے) پر تمام علمائے امامیہ کا اتفاق نظر ہے"۔ ۳۰

ہم محقق محترم کو چند نکات کی طرف متوجہ کرنا چاہیں گے:

۱۔ اہل منطق کا کہنا ہے کہ بدیہی امور کا سب کیلئے بدیہی ہونا ضرورہ نہیں ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

مرحوم مظفر کے الفاظ میں :

"ایک قضیہ ممکن ہے کہ ایک شخص کے سامنے بدیہی ہو اور دوسرے کے سامنے نظری ہو"۔ ۳۱

یہاں تک کہ روشن ترین بدیہیات کہ جو اولیات ہیں، سب کیلئے یکساں نہیں ہیں؛ لہٰذا مرحوم مظفر لکھتے ہیں:

" یہ اولیات بھی دو طرح کے ہیں: کچھ ایسے ہیں جو سب کیلئے واضح و روشن ہیں کیونکہ ان کے موضوع اور محمول کا تصور سب کیلئے واضح ہے،ان دو مثالوں کی طرح کہ "کل جزء سے بڑا ہوتا ہے " اور نقیضین کا اجتماع محال ہے" اور کچھ اولیات ایسی ہیں کہ جو بعض لوگوں کیلئے واضح نہیں ہیں کیونکہ حدود کے تصور میں ان کیلئے مسئلہ مشتبہ ہو جاتا ہے اور جب اشتباہ دور ہو جاتا ہے تو اس مسئلہ پر عقل کو یقین کامل حاصل ہو جاتا ہے"۔ ۳۲ لہٰذا اگر اسلامی عقائد اور احکام محترم محقق کی نگاہ میں نظری مسئلہ ہے تو امام خمینی (رہ) کی نظر میں اس کے بدیہی ہونے سے کوئی تضاد (منافات) نہیں ہے۔

۲۔ فقہاء نے احکام شرعی کو ضروری اور غیر ضروری میں تقسیم کیا ہے فرض کیجئے ہم کہیں: احکام ضروری شروع میں بدیہی نہیں تھے، بلا شبہ اب ہر مسلمان کیلئے وہ بدیہیات میں سے ہیں۔ امام خمینی (رہ) کی مراد یہ ہے کہ اگر انسان اسلام کے انہیں ضروری و بدیہی احکام کا بھی تصور کرے جیسے خمس وزکات کے مالی مسائل، قضاوت، حدود اور تعزیرات کو جاری کرنا اور جہاد وغیرہ تو جب ولایت فقیہ کے مسئلہ پر پہنچے گا اور اس کا تصور کرے گا تو فوراً اس کی تصدیق کرے گا۔ لہٰذا محترم محقق نے جو اسلامی احکام و عقائد کے ادراک کو نظریاتی قرار دیا ہے اور نتیجہ کو دوسرے مقدمے کا تابع قرار دیا ہے، یہ خارجی حقیقت سے کسی طرح کی مطابقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ ضروری نہیں ہے کہ انسان ان مسائل کے جزئیات کو جانتا ہو تاکہ ولایت فقیہ کی ضرورت کو سمجھ سکے۔ بلکہ اسلام کے سیاسی و معاشرتی مسائل کے کلیات

Presented By: https://jafrilibrary.com

پر معمولی توجہ بھی انسان کو ان احکام کے نفاذ کرنے کیلئے کسی والی کی ضرورت کی طرف رہنمائی کر سکتی ہے۔

اور محقق کا آخری جملہ، "اور اس کے نظری ہونے (ولایت فقیہ کے بدیہی نہ ہونے) پر تمام علمائے امامیہ کا اتفاق نظر ہے"۔ اولاً صاحب جواہرؒ اور امام خمینیؒ جیسے فقہاء جنھوں نے اس مسئلہ کو بدیہی قرار دیا ہے، کے ہوتے ہوئے اس دعویٰ کا بے بنیاد ہونا آشکار ہو جاتا ہے۔ دوسرے اس بات کو دھیان میں رکھتے ہوئے کہ اہل فن سے نقل ہوئی ہے کہ اس میں کوئی منافات و تضاد نہیں ہے کہ ایک مسئلہ کو کچھ لوگ بدیہی مانتے ہوں اور کچھ اسے نظری قرار دیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ خود محقق نے کسی اور فصل میں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور لکھا ہے: " یہ کہ کوئی عالم کسی مسئلہ کو بہت واضح ہونے کی وجہ سے بدیہی اور ضروری یا اجمالی قرار دے جب کہ دوسرے علماء نے اسی مسئلہ کے بطلان پر دلیل قائم کی ہو، ہمارے مجموعۂ علوم میں ایسی مثال پائی جاتی ہے"۔ ۳۳

لہٰذا اس وجہ سے کہ بعض نے ولایت فقیہ کو نظری مسئلہ قرار دیا ہے اس سے اصل مسئلہ میں کوئی تردید پیدا نہیں ہو سکتی۔ امام خمینی (رہ) کے نظریہ کے مطابق مسئلہ ولایت فقیہ کو نظری قرار دینا ان ناقابل تردید قوانین پر بھرپور توجہ نہ دینے کی وجہ سے ہے جنہیں امام خمینی (رہ) نے قوانین ولایت فقیہ کے عنوان سے بیان کیا ہے۔

ب) ولایت فقیہ کی دلیلیں

امام خمینی (رہ) ولایت فقیہ کو ان مسائل میں سے مانتے ہیں کو بدیہی ہیں اور دلیل کے محتاج نہیں ہیں پھر بھی ان لوگوں کیلئے جو اس مسئلہ کے بدیہی ہونے کو تسلیم نہیں کرتے، ولایت فقیہ کے اثبات کیلئے محکم عقلی و نقلی دلائل قائم کرتے ہیں۔ ہم یہاں پر امام خمینی (رہ) کی نگاہ میں ولایت فقیہ پر عقلی دلائل پر گفتگو کریں گے۔ ان تمام مطالب سے جو امام خمینی (رہ) نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

ولایت فقیہ پر مختلف کتابوں میں تحریر کئے ہیں پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے ولایت فقیہ کے اثبات کیلیئے مستقل دلیل عقلی اور غیر مستقل دلیل عقلی دونوں سے استدلال کیا ہے۔

۱۔ مستقل دلیل عقلی

" اسی دلیل سے کہ جس سے امامت ثابت ہے، غیبت حضرت ولی عصر (عج) کے بعد حکومت اور حاکم کا ہونا بھی ثابت ہوتا ہے، خصوصاً جب کہ غیبت کو برسہا برس بیت گئے ہوں اور (اللہ کی پناہ) شاید اور ہزاروں سال گزریں یہ تو اللہ ہی جانتا ہے۔ کیا امت اسلامیہ کو یوں ہی چھوڑ دینا اوران کو اس طولانی مدت میں بلا کسی شرعی ذمہ داری کے رکھنا خدائے حکیم کی حکمت کے ساتھ سازگار ہے؟

کیا خداوند متعال اس طویل مدت میں اس بدانتظامی اور لاقانونیت پر راضی ہے اور اتمام حجت کیلیئے لوگوں کی شرعی ذمہ داری کو اس نے معین و مشخص نہیں کیا ہے؟"۔ ۳۴

چند نکات:

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ دینی حکومت اور عالم وعادل حاکم کا نہ ہونا بد نظمی اور لاقانونیت کا سبب ہے اور یہ بات خدائے حکیم کی حکمت کے ساتھ سازگار نہیں ہے۔

۲۔ یہ ایک عقلی دلیل ہے کہ جو کسی سرزمین یا زمانے سے مخصوص نہیں ہے جس میں انبیاء کا زمانہ بھی شامل ہے اور اس کا نتیجہ نبوت کی ضرورت ہے اور مرسلین کے بعد کے زمانے پر بھی کہ جس کا نتیجہ امامت کی ضرورت ہے اور عصر غیبت پر بھی شامل ہے کہ جس کا حاصل ولایت فقیہ کی ضرورت ہے۔

۳۔ یہ دلیل مستقل عقلی دلائل میں سے ہے اور اس کے ارکان میں سے کسی رکن میں دلیل نقلی کی ضرورت نہیں ہے اور علم کلام میں اسے " قاعدہ لطف" کہا جاتا ہے

۲۔ غیر مستقل دلیل عقلی

Presented By: https://jafrilibrary.com

غیر مستقل دلیل عقلی وہ دلیل ہے کہ جس کے بعض مقدمات کو عقل اور بعض مقدمات کو نقل کے ذریعہ فراہم کیا جاتا ہے۔ اس طرح کی دلیلیں دو قسم کی ہوتی ہیں: پہلی قسم، وہ دلیل ہے کہ جس کا موضوع شرع سے اخذ کیا گیا ہو لیکن عقل بھی مستقل طور پر اس موضوع پر اپنا حکم صادر کرتی ہو اور دوسری قسم: وہ دلیل ہے کہ جس کا موضوع اور حکم شرع سے لیا گیا ہو لیکن عقل اس حکم کے لازمہ کو موضوع پر اضافہ کرے۔ وہ غیر مستقل عقلی دلیل جو امام خمینی (رہ) نے بیان کی ہے دوسری قسم میں سے ہے۔

امام خمینی (رہ) نے الرسائل میں لکھا ہے:

" ہم سب جانتے ہیں کہ پیغمبر خاتم (ص) کی نبوت تمام نبوتوں میں کامل ترین نبوت ہے اور ان کا دین تمام ادیان میں کامل ترین دین ہے اور ایسا دین کہ جس نے کسی بھی انسانی ضروت واحتیاج کو بلا جواب نہ چھوڑا ہو یہاں تک کہ کھانے، پینے اور سونے کے آداب اور جسم پر ایک خراش تک کی دیت کو بیان کر دیا ہے، ممکن نہیں ہے کہ اس نے مسئلہ حکومت کو جو دن رات امت اسلامی کی سب سے بڑی ضرورت ہے اس کو بلا جواب چھوڑ دیا ہو اور اگر۔ نعوذ باللہ ۔ پیغمبر اکرم ﷺ نے اس قدر اہمیت کے باوجود امر سیاست و قضاوت کو یوں ہی چھوڑ دیا ہو تو آپ ﷺ کا دین ناقص قرار پائے گا اور خطبہ حجۃ الوداع سے مطابقت نہیں ہو گی اسی طرح اگر امام معصومؑ کی غیبت کے دور میں امت کی ذمہ داری کو واضح کیا ہو یا امامؑ کو یہ حکم نہ دیا ہو کہ امت کی ذمہ داری کو معین کریں، جبکہ امامؑ کی طولانی غیبت کی خبر دی ہو، یہ بات شریعت کی قانون سازی اور تشریع کے سلسلے میں ایک بہت بڑا نقص شمار کیا جائے گا اور دین کا اس سے منزہ ہونا واجب ہے۔ لہٰذا ضرورت عقلی کے حسب حکم امت کو غیبت کے اس طولانی دور میں اپنی اہم ترین ضرورت یعنی سیاست و قضاوت کے سلسلے میں بلا تکلیف نہیں چھوڑ دیا گیا ہے۔ خصوصاً جب کہ اس طولانی دور میں ظالم حکمرانوں کے پاس جانے اور ان کی قضاوت کو ممنوع قرار دیا گیا ہو اور ان کی طرف مراجعہ کرنے کو طاغوت کی طرف رجوع کرنا کہا گیا ہو اور جو کچھ ان کے حکم سے ملے چاہے بطور حق ہی ہو اسے "سحت" کا نام دیا گیا ہو۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

مذکورہ بالا مطالب اگرچہ خود واضح اور روشن عقلی مسائل میں سے ہیں لیکن بعض روایات بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔

جب یہ بات واضح ہو گئی کہ زمانہء غیبت میں منصب حکومت و قضاوت کو یونہی نہیں چھوڑ دیا گیا ہے اور عقل کا واضح حکم ہے کہ کوئی اس منصب کیلئے معین کیا گیا ہے تو عقل کہتی ہے کہ وہ فقیہ جو دینی قضاوت و سیاست سے واقف اور رعایا کے معاملات میں عادل ہو کم از کم وہی ایسے منصب پر فائز ہونے کے لائق ہے خصوصاً جبکہ خداوند متعال، پیغمبر اکرم ﷺ اور آئمہ طاہرین علیہم السلام نے علم اور عالمان دین کی قدردانی کی ہے اور فقہاء کے حق میں بہت سے ارشادات فرمائے ہیں"۔ ۳۵

مذکورہ بالا استدلال چار ستونوں پر قائم ہے:

۱۔ دین اسلام سب سے زیادہ کامل اور جامع ترین دین ہے اور انسان کی تمام ضروریات کا جوابگو ہے اور انسانی ضروریات میں سے کوئی ضرورت ایسی نہیں ہے جس کا جواب اسلام میں موجود نہ ہو۔

۲۔ حکومت اہم ترین انسانی ضروریات میں سے ہے اور اگر شریعت نے اس کی سرنوشت کا تعین نہیں کیا تو گویا امت کی اہم ترین ضرورت کی تکمیل نہیں کی ہے اور یہ دین میں نقص شمار ہوگا۔

۳۔ جس طرح سے پیغمبر اکرم ﷺ اور آئمہ طاہرینؑ کے زمانہ میں حکومت امت کی اہم ترین ضرورت ہے اسی طرح زمانہ غیبت میں بھی امت کی اہم ترین ضرورت ہے بالخصوص غیبت کے دور کے طولانی ہونے اور سلاطین جائر اور ان کی قضاوت کی طرف مراجعہ کی ممنوعیت کو دیکھتے ہوئے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

۴۔ اب جب یہ معلوم ہو گیا کہ زمانہء غیبت میں حکومت و قضاوت کا مسئلہ یونہی بلا تکلیف نہیں چھوڑ دیا گیا ہے اور بموجب حکم عقل پیغمبر (ص) نے کسی کو اس منصب پر فائز ہونے کے لئے معین کیا ہے تو حکم عقل کا تقاضہ ہے امت اسلامی کی زعامت و سربراہی کیلئے عام شرائط کے علاوہ جو عقل کے مطابق ہر سربراہ میں ہونا ضروری ہے، اسے دینی قضاوت و سیاست سے آگاہ اور امت کے معاملات میں عادل بھی ہونا چاہیے۔ لہٰذا کم از کم (بطور قدر متیقن) ایسے منصب پر فقیہ عادل کو فائز ہونا چاہیے اور بموجب حکم عقل پیغمبر ﷺ یا امام علیہ السلام نے فقیہ عادل کو اسلامی حکومت کی سربراہی ورہبری کیلئے معین کیا ہے۔

کتاب البیع میں غیر مستقل دلیل عقلی کو دوسرے انداز میں بیان کیا ہے۔ اسلامی حکومت کی ضرورت کو عقلی و نقلی دلائل سے یہاں تک کہ زمانہء غیبت میں بھی ثابت کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"پس ہم کہتے ہیں کہ جب اسلامی حکومت، لوگوں پر اللہ کے قانون کی حکومت ہے اور لوگوں کے درمیان الٰہی قانون اور عدالت کی توسیع اور نفاذ کے مقصد سے قائم ہوتی ہے تو ایسی حکومت کے سربراہوں اور حاکموں کے اندر دو صفات کا ہونا لازمی ہے ان دو صفات کے بغیر قانون کی حاکمیت کو نافذ کرنا اور عدالت کا نافذ کرنا معقول نہیں ہے۔ ان دو صفات میں سے ایک صفت "قانون کا علم" اور دوسری صفت ہے "عدالت" "کفایت" بھی علم میں شامل ہے کیونکہ بلا شبہ "کفایت" بھی حاکم اسلامی کیلئے شرط ہے اور اگر آپ چاہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ حاکم اسلامی کی بنیادی شرائط میں تیسری صفت "کفایت" ہے۔ جو بات اوپر کہی گئی ہے وہ ہر باشعور انسان کیلئے واضح ہے۔ لہٰذا اس بات پر دھیان رہنا ضروری ہے کہ ان دو صفات کو لازمی شرط نہ ماننے کا مطلب یہ ہے کہ خداوند متعال نے جاہل (غیر فقیہ) اور ظالم و فاسق (غیر عادل) کو مسلمانوں کا والی اور ان کی سرنوشت اور جان، مال کا حاکم مقرر کیا ہے۔

جبکہ شرع مقدس لوگوں کے جان، مال کو بہت زیادہ خصوصی اہمیت دیتی ہے اور عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ خداوند متعال کسی جاہل اور ظالم و فاسق کو مسلمانوں کا والی قرار

Presented By: https://jafrilibrary.com

دے اوراسے ان کی سرنوشت اور جان ومال پر مسلط کرے اور یہ بات بھی خلاف عقل ہے کہ قانون مکمل طور پر جس طرح نافذ ہونا چاہیئے وہ کسی عالم اورعادل حاکم کے بغیر ممکن ہوسکتا ہے۔

مذکورہ استدلال دو اصول پر استوار ہے:

۱۔ اسلامی حکومت ہر دور میں یہاں تک کہ زمانہء غیبت میں بھی قائم ہونا چاہیئے۔

۲۔ اسلامی حکومت کی ماہیئت قانون الٰہی کی حاکمیت ہے اور الٰہی قوانین اور عدالت کی توسیع و نفاذ کیلئے قائم کی جاتی ہے۔

۳۔ مذکورہ مقصد تک رسائی کیلئے والی وحاکم کیلئے قانون کا عالم (فقیہ) اور عادل ہونا ضروری ہے اوران دو شرطوں کے انکار کا مطلب یہ ہے کہ گویا خداوند متعال نے جاہل اور ظالم و فاسق کو مسلمانوں کا حاکم و والی قرار دیا ہے اور ان کی سرنوشت اور جان ومال پر مسلط کیا ہے جبکہ یہ بات قرین عقل نہیں ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ امام خمینی (رہ)، تحریر الوسیلۃ، ج۱، ص ۲۳۴

۲۔ امام خمینی (رہ)، کشف الاسرار، ص ۱۸۱

۳۔ امام خمینی (رہ)، کشف الاسرار، ص ۱۸۴

۴۔ امام خمینی (رہ)، کشف الاسرار، ص ۱۸۴

۵۔ امام خمینی (رہ)، کشف الاسرار، ص ۲۳۶

۶۔ امام خمینی (رہ)، کشف الاسرار، ص ۲۳۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

۷۔ الرسائل، ج۲، ص ۹۴

۸۔ کتاب البیع، ج ۲، ص ۴۶۱

۹۔ الاصول فی الکافی، ج ا، ص ۵۹

۱۰۔ فیض کاشانی، ملا محسن، وافی، ج ا ص ۶۲

۱۱۔ بحار الانوار، ج ۶ ص ۶۰، عیون اخبار الرضا، باب ۳۴، ح ا، علل الشرائع، ج ا ص ۹۵

۱۲۔ سید رضی، محمد ابن ابی احمد، نہج البلاغہ، حکمت ۲۴۴

۱۳۔ کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمہ، ج ۲ ص ۱۱۰

۱۴۔ کشف الاسرار، ص ۱۸۴

۱۵۔ کشف الاسرار، ص ۱۸۲

۱۶۔ الرسائل، ج ۲ ص ۱۰۱، کتاب البیع، ج ۲ ص ۴۶۲

۱۷۔ کشف الاسرار، ص ۱۸۷

۱۸۔ کشف الاسرار، ص ۱۸۷

۱۹۔ الرسائل، ج ۲ ص ۱۰۱

۲۰۔ تحریر الوسیلہ، ج ا ص ۲۳۴

۲۱۔ تحریر الوسیلہ، ج ا ص ۴۸۲

۲۲۔ کتاب البیع، ج ۲ ص ۴۶۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

۲۳۔کتاب البیع، ج۲ص۴۸۸

۲۴۔کتاب البیع، ج۲ص۴۸۹

۲۵کتاب البیع، ج۲ص۴۹۶۔

۲۶۔کتاب البیع، ج۲ص۴۹۶

۲۷۔کتاب البیع، ج۲ص ۴۶۲

۲۸۔کتاب البیع، ج۲ص۴۶۷

۲۹۔ولایت فقیہ، ص ۳

۳۰۔کدیور، محسن، حکومت ولائی، ص ۲۲۶

۳۱۔مظفر، محمد رضا، المنطق، ص ۲۲

۳۲۔مظفر، محمد رضا، المنطق، ص۲۸۱

۳۳۔حکومت ولائی، ص۲۳۱

۳۴۔کتاب البیع، ج۲ص۴۶۱

۳۵۔الرسائل، ج۲ص۱۰۱

۳۶۔کتاب البیع، ج۲ص ۴۶۴

Presented By: https://jafrilibrary.com